مشق

سوال نمبر۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب تفصیل سے دیں۔

الف۔ عالمِ اسلام کے باہمی تعلقات کی بنیاد قرآن وسنت ہے۔ وضاحت کریں۔

ب۔ ''سعودی عرب عالمِ اسلام کا محور و مرکز ہے'' اس بیان کی وضاحت سعودی عرب کے دیگر مسلمان ممالک کے ساتھ تعلقات کی روشنی میں کریں۔

ج۔ افغانستان کے پاکستان کے ساتھ تعلقات ہمیشہ غیر مستحکم رہے۔ بحث کریں۔

د۔ موجودہ دور میں عالمِ اسلام کے چیدہ چیدہ مسائل تفصیل سے بیان کریں۔

سوال نمبر۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف۔ پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کی بنیاد کس چیز پر ہے؟

ب۔ معاہدۂ بغداد کن ممالک کے مابین ہوا تھا؟

ج۔ افریقی مسلم ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کس وجہ سے مضبوط ہیں؟

د۔ بھارت میں مسلمانوں کو درپیش تین مسائل کا ذکر کریں۔

ہ۔ سنگاپور میں کتنے فیصد مسلمان آباد ہیں؟

سوال نمبر۳۔ غلط اور درست کی نشاندہی کریں۔

الف۔ شاہ فیصل نے پاکستان کو اسلام کا قلعہ قرار دیا۔

ب۔ تحریکِ خلافت افغانستان کے مفاد کے لیے شروع کی گئی۔

ج۔ علاقائی تعاون برائے ترقی پاکستان اور ترکی کے درمیان ۱۹۵۴ء میں قائم ہوا۔

د۔ بھارت میں تقریباً بارہ فیصد مسلمان رہتے ہیں۔

ہ۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو تباہ ہوا۔

و۔ لیبیاء کے صدر معمر قذافی ۱۹۷۴ء کو اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لیے پاکستان آئے۔

سرگرمی: معلم/معلمہ، طلباء/طالبات کو پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان تعلقات کو خط وقت کے ذریعے واضح کرنے کا کام تفویض کرے۔

باب نہم

عربی زبان

تدریسی مقاصد

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

عربی زبان کی مہارت اربعہ کے ساتھ ساتھ مختلف علوم سے واقف ہو سکیں اور عربی ادب کا مطالعہ، قرآن مجید، حدیث و آثار کے ادب عالی کے ذریعے کرسکیں نیز وہ جان سکیں کہ مختلف علوم میں اظہار و بیان کی مختلف شکلیں کیا ہوتی ہیں؟

① المُرَكَّب. النَّاقِص وَالتَّام

المُرَكَّبُ النَّاقِص:

المُرَكَّبُ الإِضَافِي:

دو الفاظ کا ایک ایسا مرکب جس میں ایک لفظ کا دوسرے لفظ سے ایک خاص تعلق ہو۔ اس تعلق یا نسبت کو اضافت کا نام دیا جاتا ہے۔ اردو میں ہم اس تعلق کو ''کا، کی، کے'' وغیرہ سے ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً

هٰذَا كِتَابُ الأُسْتَاذِ	یہ استاد کی کتاب ہے۔
هٰذِهٖ دَرَّاجَةُ الوَلَدِ	یہ لڑکے کی سائیکل ہے۔
ذٰلِكَ بَابُ المَدْرَسَةِ	وہ مدرسہ کا دروازہ ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں میں ''کتاب کو استاد سے''، ''سائیکل کو لڑکے سے'' اور ''دروازہ کو مدرسہ سے'' ایک خاص نسبت ہے۔ اس خاص نسبت کو ''اضافت'' کا نام دیا جاتا ہے۔

CS CamScanner

- جس اسم کو کسی کی طرف منسوب کیا جائے وہ مضاف کہلاتا ہے۔ جبکہ اسے جس اسم کی طرف منسوب کیا جائے وہ مضاف الیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً پہلی مثال میں کتاب کو استاد کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس مثال میں کتاب ''مضاف'' جبکہ استاد ''مضاف الیہ'' ہے۔
- جس طرح اسم ظاہر مضاف الیہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ دی گئی مثالوں میں بتایا گیا ہے۔ مثلاً اِسْمُ الْوَلَدِ ۔ اِسْمُ الْأُسْتَاذِ ۔ اِسْمُ الْمَرْأَةِ ۔

اسی طرح ضمیرِ متصل بھی مضاف الیہ بن سکتا ہے۔ مثلاً اِسْمُهُ ، اِسْمُکَ ، اِسْمِی .

اب ایسے جملے پیش کیے جاتے ہیں جو مرکبِ اضافی پر مشتمل ہیں۔ ان کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

هٰذَا عَبْدُاللّٰهِ	یہ اللہ کا بندہ ہے۔
اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ اللّٰهِ	مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔
حَلِیْبُ الْبَقَرِ مُفِیْد''	گائے کا دودھ مفید ہے۔
کِتَابُکَ جَدِیْد''	تیری کتاب نئی ہے۔

درج بالا مثالوں میں مضاف نکرہ استعمال کیا گیا ہے۔

التوصیفی:

دو اسموں کا ایسا مجموعہ جس میں دوسرا اسم اپنے سے پہلے اسم کی اچھائی یا برائی بیان کرے۔

- عربی میں اردو کے برعکس موصوف پہلے آتا ہے۔ مثلاً: رَجُل'' صَالِح'' (نیک آدمی)
- جس اسم کی اچھائی، برائی یا دیگر کیفیت بیان کی جائے ''موصوف'' کہلاتا ہے اور جو اسم اچھائی یا برائی بتا رہا ہو ''صفت'' ہوتا ہے۔
- تذکیر و تانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔
- اگر ''موصوف'' اسم معرفہ ہو تو ''صفت'' بھی اسم معرفہ ہوتی ہے اور اگر ''موصوف'' اسم نکرہ ہو تو ''صفت'' بھی اسم نکرہ آئے گی۔
- واحد اور جمع میں بھی ''صفت'' اپنے ''موصوف'' کے مطابق ہوتی ہے۔

درج ذیل جملوں میں مرکب توصیفی استعمال کیا گیا ہے۔

هٰذَا رَجُل'' صَادِق''	یہ سچا آدمی ہے۔

NOT FOR SALE

تِلْكَ سَیَّارَة'' سَرِیْعَة''	وہ تیز رفتار موٹر کار ہے۔
ذٰلِكَ طَرِیْق'' عَرِیْض''	وہ چوڑا راستہ ہے۔

پہلی مثال میں آدمی کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ سچا ہے۔ اس طرح اس جملے میں ''سچا'' صفت جبکہ ''آدمی'' موصوف ہے۔

- مرکب توصیفی کے جملوں میں اگر موصوف مونث ہو تو صفت بھی مونث آئے گی۔ اسی طرح اگر موصوف مذکر ہو تو صفت بھی مذکر ہوگی۔ جیسا کہ درج ذیل مثالوں سے واضح ہے۔

مُعَامَلَة'' حَسَنَة''	اچھا معاملہ	لَاعِب'' سَرِیْع''	تیز رفتار کھلاڑی
سَاعَة'' ثَمِیْنَة''	قیمتی گھڑی	بَاب'' عَرِیْض''	چوڑا دروازہ

- اگر موصوف اسم نکرہ ہو تو صفت لام تعریف (معرفہ بنانے والا ''ال'') کے بغیر آئے گی۔ جیسا کہ درج ذیل مثالوں سے ظاہر ہے۔

دَوَاء'' مُرّ''	کڑوی دوا	رَجُل'' صَالِح''	نیک آدمی

② المُرَكَّب العَدَدِی

عربی	اردو	عربی	اردو
وَاحِد''	ایک	اِثْنَانِ	دو
ثَلَاثَة''	تین	اَرْبَعَة''	چار
خَمْسَة''	پانچ	سِتَّة''	چھ
سَبْعَة''	سات	ثَمَانِیَة''	آٹھ
تِسْعَة''	نو	عَشَرَة''	دس
اَحَدَ عَشَرَ	گیارہ	اِثْنَا عَشَرَ	بارہ
ثَلَاثَ عَشَرَ	تیرہ	اَرْبَعَ عَشَرَ	چودہ

NOT FOR SALE

خَمسَ عَشَرَ	پندرہ	سِتَّ عَشَرَ	سولہ
سَبعَ عَشَرَ	سترہ	ثَمَانِی عَشَرَ	اٹھارہ
تِسعَ عَشَرَ	انیس	عِشرُونَ	بیس
وَاحِدٌ وَ عِشرُونَ	اکیس	اِثْنَانِ وَ عِشرُونَ	بائیس
ثَلاثٌ وَ عِشرُونَ	تئیس	اَربَعَ وَ عِشرُونَ	چوبیس
خَمسَ وَ عِشرُونَ	پچیس	سِتَّ وَ عِشرُونَ	چھبیس
سَبعَ وَ عِشرُونَ	ستائیس	ثَمَانِی وَ عِشرُونَ	اٹھائیس
تِسعَ وَ عِشرُونَ	انتیس	ثَلاثُونَ	تیس
وَاحِدٌ وَ ثَلاثُونَ	اکتیس	اِثْنَانِ وَ ثَلاثُونَ	بتیس
ثَلاثٌ وَ ثَلاثُونَ	تینتیس	اَربَعَ وَ ثَلاثُونَ	چونتیس
خَمسَ وَ ثَلاثُونَ	پینتیس	سِتَّ وَ ثَلاثُونَ	چھتیس
سَبعَ وَ ثَلاثُونَ	سینتیس	ثَمَانِی وَ ثَلاثُونَ	اڑتیس
تِسعَ وَ ثَلاثُونَ	انتالیس	اَربَعُونَ	چالیس
وَاحِدٌ وَ اَربَعُونَ	اکتالیس	اِثْنَانِ وَ اَربَعُونَ	بیالیس
ثَلاثٌ وَ اَربَعُونَ	تینتالیس	اَربَعَ وَ اَربَعُونَ	چوالیس
خَمسَ وَ اَربَعُونَ	پینتالیس	سِتَّ وَ اَربَعُونَ	چھیالیس
سَبعَ وَ اَربَعُونَ	سینتالیس	ثَمَانِی وَ اَربَعُونَ	اڑتالیس
تِسعَ وَ اَربَعُونَ	انچاس	خَمسُونَ	پچاس
وَاحِدٌ وَ خَمسُونَ	اکاون	اِثْنَانِ وَ خَمسُونَ	باون
ثَلاثٌ وَ خَمسُونَ	ترپن	اَربَعَ وَ خَمسُونَ	چون

NOT FOR SALE

خَمسَ وَ خَمسُونَ	پچپن	سِتَّ وَ خَمسُونَ	چھپن
سَبعَ وَ خَمسُونَ	ستاون	ثَمَانِی وَ خَمسُونَ	اٹھاون
تِسعَ وَ خَمسُونَ	انسٹھ	سِتُّونَ	ساٹھ
وَاحِدٌ وَ سِتُّونَ	اکسٹھ	اِثْنَانِ وَ سِتُّونَ	باسٹھ
ثَلاثٌ وَ سِتُّونَ	تریسٹھ	اَربَعَ وَ سِتُّونَ	چونسٹھ
خَمسَ وَ سِتُّونَ	پینسٹھ	سِتَّ وَ سِتُّونَ	چھیاسٹھ
سَبعَ وَ سِتُّونَ	سڑسٹھ	ثَمَانِی وَ سِتُّونَ	اڑسٹھ
تِسعَ وَ سِتُّونَ	انہتر	سَبعُونَ	ستر
وَاحِدٌ وَ سَبعُونَ	اکہتر	اِثْنَانِ وَ سَبعُونَ	بہتر
ثَلاثٌ وَ سَبعُونَ	تہتر	اَربَعَ وَ سَبعُونَ	چوہتر
خَمسَ وَ سَبعُونَ	پچھتر	سِتَّ وَ سَبعُونَ	چھہتر
سَبعَ وَ سَبعُونَ	ستتر	ثَمَانِی وَ سَبعُونَ	اٹھہتر
تِسعَ وَ سَبعُونَ	اناسی	ثَمَانُونَ	اسی
وَاحِدٌ وَ ثَمَانُونَ	اکاسی	اِثْنَانِ وَ ثَمَانُونَ	بیاسی
ثَلاثٌ وَ ثَمَانُونَ	تراسی	اَربَعَ وَ ثَمَانُونَ	چوراسی
خَمسَ وَ ثَمَانُونَ	پچاسی	سِتَّ وَ ثَمَانُونَ	چھیاسی
سَبعَ وَ ثَمَانُونَ	ستاسی	ثَمَانِی وَ ثَمَانُونَ	اٹھاسی
تِسعَ وَ ثَمَانُونَ	نواسی	تِسعُونَ	نوے
وَاحِدٌ وَ تِسعُونَ	اکانوے	اِثْنَانِ وَ تِسعُونَ	بانوے
ثَلاثٌ وَ تِسعُونَ	ترانوے	اَربَعَ وَ تِسعُونَ	چورانوے

NOT FOR SALE

CamScanner

خَمسَ وَ تِسعُونَ	پچانوے	سِتَّ وَ تِسعُونَ	چھیانوے
سَبعَ وَ تِسعُونَ	ستانوے	ثَمانِی وَ تِسعُونَ	اٹھانوے
تِسعَ وَ تِسعُونَ	ننانوے	مِائَةٌ	سو

③ اَلمُرَکَّبُ التَّام:

اَلجُملَةُ الاِسمِیَة:

جملہ اسمیہ وہ ہوتا ہے جس کی ابتداء اسم ظاہر یا منفصل ضمیر (جیسے ھُوَ، نَحنُ، اَنتِ) سے ہو۔

ا.	اَلکِتَابُ جَدِیدٌ	اَلتِلمِیذَةُ غَائِبَةٌ	اَلاَشجَارُ عَالِیَةٌ
	اَلرِّجَالُ طِوَالٌ	اَلاَحوَالُ هَادِئَةٌ	اَلعَدلُ رَحمَةٌ

★ درج بالا جملوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں ہر مبتدا اور ہر خبر مفرد کلمہ ہے، مرکب نہیں۔

ب.	اَلقَلَمُ فَوقَ الکِتَابِ	هٰذَا کِتَابُ الاُستَاذِ	اَلوَلَدُ کَثِیرُ العَطفِ
	اَنَا تَحتَ السَّقفِ	اَنتَ بَینَ الکُتُبِ	نَحنُ اَمَامَ الاُستَاذِ

★ درج بالا میں مبتداء مفرد کلمہ ہے جبکہ خبر مضاف ومضاف الیہ سے مرکب ہے۔

ج.	اَلوَلَدُ فِی البُستَانِ	اَلسَّیِّدَةُ فِی المَنزِلِ	اَلبِنتُ فِی الحَدِیقَةِ
	اَلاِنسَانُ مِن تُرَابٍ	اَلاُمَمُ بِالاَخلَاقِ	اَلنَّجَاةُ فِی الصِّدقِ

★ درج بالا جملوں میں بھی مبتداء مفرد کلمہ ہے مگر خبر جار ومجرور سے مرکب ہے۔

د.	اَلبِنتُ حَفِظَت دَرسَهَا	اَنَا اَذکُرُ دُرُوسِی
	اَلثِّمَارُ قَلَّت فِی الشِّتَاءِ	حَامِدٌ انشَغَلَ الیَومَ

★ درج بالا جملوں میں مبتداء مفرد اور خبر جملہ فعلیہ ہے۔

ہ.	بَاکِستَانُ اَرضُهَا غَنِیَّةٌ	الحِجَازُ اَرضُهَا مُبَارَکَةٌ
	البِنتُ اِسمُهَا رَضِیَّةٌ	المُؤمِنُ مِعرَاجُهُ الصَّلَاةُ

★ متذکرہ بالا جملوں میں:

ا. خبر ایک جملہ اسمیہ ہے جو خود مبتداء اور خبر پر مشتمل ہے۔

۲. اور اس کا مبتداء ہر حال میں مضاف اور مضاف الیہ سے مرکب ہے۔

۳. اور یہ مضاف الیہ ہر حال میں ایک ضمیر ہے جو پہلے مبتدا کی طرف راجع ہے۔

و.	حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الفِطرَةِ	اَلدَّارُ الآخِرَةُ دَارُ البَقَاءِ
	صَلَاحُ الحَالِ مَرجِعُهُ الاَخلَاقُ	عَبدُاللّٰهِ کَثِیرُ العِبَادَةِ

★ درج بالا مثالوں میں مبتداء بھی مرکب ہے اور خبر بھی۔

ز.	فَوقَ الشَّجَرَةِ طَیرٌ	اَمَامَ السَّیَّارَةِ حَجَرٌ
	فِی الجَوِّ سَحَابٌ	فِی المَدرَسَةِ حَفلٌ

★ درج بالا مثالوں میں خبر جملے کے شروع میں ہے اور مبتداء بعد میں۔ ایسی صورت میں بالعموم مبتداء اسم نکرہ ہوتا ہے

اہم نکات:

★ جملہ اسمیہ میں پہلا جز مبتداء کہلاتا ہے اور دوسرے جز کو خبر کہتے ہیں خواہ وہ مفرد لفظ ہو، مرکب ہو یا جملہ۔

★ عام طور پر جملہ اسمیہ میں مبتداء اسم معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔

★ البتہ خبر مبتداء سے پہلے آجائے تو مبتداء عموماً نکرہ ہوتا ہے۔

★ اگر مبتداء واحد ہو تو خبر بھی واحد اور جمع ہو تو خبر بھی جمع ہوگی۔

★ اسی طرح اگر مبتداء مذکر ہو تو خبر بھی مذکر اور مؤنث ہو تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔

★ البتہ اگر مبتداء جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنث آئے گی۔ مثلاً الاَشجَارُ طَوِیلَةٌ (درخت لمبے ہیں)۔

اَلجُملَةُ الفِعلِیَة:

جملہ فعلیہ وہ ہوتا ہے جس کے شروع میں کوئی فعل ہو۔

ا.	جَاءَ حَامِدٌ	وَصَلَتِ السَّیَّارَةُ
	طَلَعَ القَمَرُ	رَجَعَتِ المُسَافِرَةُ
	جَلَسَ الاُستَاذُ	اِخضَرَّتِ الارضُ

★ درج بالا مثالوں میں سب جملے فعل ماضی سے شروع ہوتے ہیں۔ پہلے کالم میں ہر جملے کا فاعل مذکر ہے اس لیے فعل بھی مذکر

ہے۔ دوسرے کالم میں ہر جملے کا فاعل مؤنث ہے اس لیے فعل بھی مؤنث کے صیغے میں آیا ہے۔

ب. يَلْعَبُ الطِّفْلُ — يَرْجِعُ الْمُسَافِرُ — يَفْرَحُ الْوَلَدُ

تَكْتُبُ فَاطِمَةُ — تَذْهَبُ خَدِيجَةُ — تَقْدَمُ الْمُسَافِرَةُ

★ درج بالا جملوں میں صرف یہ تبدیلی ہوئی ہے کہ ہر جملہ فعل ماضی کی بجائے فعل مضارع سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں بھی جملے کا فاعل مذکر ہے تو فعل بھی مذکر ہے اور اگر جملے کا فاعل مؤنث ہے تو فعل بھی مؤنث کے صیغے میں آیا ہے۔

ج. غَابَ التَّلَامِيذُ — ذَهَبَتِ النِّسَاءُ — اِتَّصَلَ الْمُدَرِّسَاتُ

★ درج بالا جملوں سے واضح ہوتا ہے کہ جملہ فعلیہ میں فاعل خواہ جمع ہو یا واحد، فعل واحد کے صیغے میں آتا ہے البتہ مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث۔

د. نَضِجَتِ الثِّمَارُ — تَفَتَّحَتِ الزُّهُورُ — عَطَشَتِ الزُّرُوعُ

★ فاعل اگر جمع غیر عاقل ہو تو اس کا فعل عام طور پر واحد مؤنث کے صیغے میں آتا ہے البتہ اگر فاعل جمع عاقل ہو تو فعل مذکر بھی جائز ہے اور مؤنث بھی۔

مثلاً قَالَتِ الْاَعْرَابُ — قَالَ نِسْوَةٌ.

ہ. عَادَ فَضْلُ الرَّحمٰنِ مِنْ لَاهُور — تُحْسِنُ الْبِنْتُ اِلَى الْفُقَرَاءِ

اِحْضِرْ اِلَى الْعَمَلِ صَبَاحاً — وَقَعَتِ الطِّفْلَةُ عَلَى الْاَرْضِ

★ ان جملوں میں فاعل کے بعد مفعول نہیں۔ فعل صرف فاعل کے ساتھ ہی پورا ہو گیا ہے۔ ایسے فعل کو جسے مفعول کی ضرورت نہ ہو، فعل لازم کہتے ہیں۔

و. جَرَبَ الْاُسْتَاذُ الْوَلَدَ — يَدْخُلُ الْمُؤمِنُ الْجَنَّةَ

رَفَعَ اللّٰهُ السَّمَاءَ — لَبِسَ الْوَلَدُ ثَوباً جَدِيداً

★ درج بالا جملوں میں ہر جملہ فعل، فاعل اور مفعول سے مل کر بنا ہے۔ مفعول کے بغیر فعل کی تکمیل نہیں ہوتی۔ ایسے افعال جو مفعول کے بغیر مکمل نہ ہوں متعدی کہلاتے ہیں۔

ز. شَرِبْتِ الْمَاءَ — حَضَرْنَا الدَّرْسَ — نَسْئَلُ اللّٰهَ النَّجَاحَ

★ ان مثالوں میں کسی جملے کا فاعل اسم ظاہر نہیں بلکہ جملے کے فعل میں ایک ضمیر بارز (ظاہر) یا مستتر (چھپی ہوئی) ہے جو اس کا فاعل ہے۔

NOT FOR SALE

★ اگر مفعول پر زور دینا مقصود ہو تو اسے فاعل سے پہلے لایا جا سکتا ہے۔ مثلاً:

عَلَّمَ الْوَلَدَ الْاُسْتَاذُ — دَخَلَ الْمَنْزِلَ الضُّيُوفُ — اِنْتَظَرَكَ الرَّجُلُ

اہم نکات:

★ جملہ فعلیہ ہمیشہ فعل سے شروع ہوتا ہے۔

★ عموماً فعل کے بعد فاعل اور پھر مفعول آتا ہے۔

★ مفعول پر زور دینا مقصود ہو یا مفعول ضمیر متصل ہو تو فعل فاعل سے پہلے آئے گا۔

★ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

★ مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

★ فاعل خواہ واحد ہو یا جمع، فعل بہر صورت واحد ہوتا ہے۔ البتہ اگر فاعل جمع مکسر ہو تو مذکر بھی ہو سکتا ہے اور مؤنث بھی۔

★ فاعل مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوگا اور اگر فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہوگا۔ البتہ

★ فعل اور فاعل کے درمیان کوئی اور کلمہ حائل ہو تو فعل مؤنث بھی ہو سکتا ہے اور مذکر بھی جیسے:

جَاءَ الْيَوْمَ الْبِنْتُ اور جَاءَتِ الْيَوْمَ الْبِنْتُ دونوں درست ہیں۔

★ مؤنث حقیقی (یعنی جنس کے لحاظ سے مؤنث) نہ ہو بلکہ استعمال کے لحاظ مؤنث (جسے مؤنث سماعی کہتے ہیں) ہو۔ مثلاً

طَلَعَ الشَّمْسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ دونوں درست ہیں۔

الفَاعِل والفِعل والمَفعُول بِهٖ

الفَاعِل:

فقرے میں فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں یعنی جملے میں جو کوئی کام کر رہا ہو اسے فاعل کہیں گے۔ مثلاً

اَسلَمُ يَضرِبُ الكَلْبَ اور اَحمَدُ يَخرُجُ اِلَى المَدْرَسَةِ

اوپر دی گئی مثالوں میں بالترتیب اَسلَم اور اَحمَد فاعل ہیں۔

الفعل: فقرے میں جو کام ہو رہا ہو اسے فعل کہتے ہیں۔ مثلاً

اوپر دی گئی مثالوں میں يَضرِبُ اور يَخرُجُ فعل ہیں۔

المفعول: فقرے میں جس شخص یا چیز پر کوئی کام ہو رہا ہو، اسے مفعول کہتے ہیں۔ مثلاً

اوپر دی گئی مثالوں میں الكَلْبَ اور المَدرَسَةَ مفعول ہیں۔

NOT FOR SALE

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب تفصیل سے دیں۔

الف۔ المرکب الناقص پر جامع نوٹ لکھیں اور مثالوں سے وضاحت کریں۔

ب۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی تعریف کریں اور اپنے جواب کو مثالوں سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف۔ مضاف اور مضاف الیہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ ''فاعل'' کیا ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

ج۔ مبتداء اور خبر کسے کہتے ہیں؟

د۔ فعل لازم سے کیا مراد ہے؟

ہ۔ ''مفعول'' کسے کہتے ہیں؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

و۔ موصوف اور صفت میں فرق واضح کریں۔

ز۔ ''فعل'' سے کیا مراد ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

ہ۔ مؤنثِ حقیقی اور مؤنثِ سماعی میں کیا فرق ہے؟

سوال نمبر ۳۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ درج ذیل میں سے کس جملے میں مرکب اضافی استعمال کیا گیا ہے۔

الف. ذٰلِکَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ ب. هٰذَا رَجُلٌ صَادِقٌ

ج. ذٰلِکَ طَرِیقٌ عَرِیضٌ د. اَسْلَمُ یَضْرِبُ کَلْبٌ

ii۔ درج ذیل میں سے ضمیر متصل کی نشاندہی کریں۔

الف۔ رَجُلٌ صَالِحٌ ب۔ لَاعِبٌ سَرِیعٌ ج۔ اِسْمُکَ د۔ اَلْاَشْجَارُ الْعَالِیَةُ

NOT FOR SALE

iii۔ ''اَلدَّارُ الْآخِرَةُ دَارُ الْبَقَاءِ'' دیے گئے جملے میں مبتداء اور خبر ہیں۔

الف۔ مبتداء مفرد، خبر مرکب ب۔ مبتداء مرکب، خبر مفرد

ج۔ مبتداء اور خبر دونوں مرکب د۔ مبتداء اور خبر دونوں مفرد

iv۔ عام طور پر جملہ اسمیہ میں مبتداء____ ہوتا ہے۔

الف۔ اسم فاعل ب۔ اسم نکرہ ج۔ اسم معرفہ د۔ اسم موصوف

v۔ ایسا فعل جو مفعول کے بغیر مکمل نہ ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟

الف۔ فعل مضارع ب۔ فعل ماضی ج۔ فعل متعدی د۔ فعل لازم

vi۔ جملہ اسمیہ میں اگر مبتداء جمع مکسّر ہو تو خبر ہوگی۔

الف۔ واحد مذکر ب۔ واحد مؤنث ج۔ جمع مذکر د۔ جمع مؤنث

vii۔ جملہ فعلیہ میں فاعل اگر جمع غیر عاقل ہو تو اس کا فعل ہوگا۔

الف۔ واحد مذکر ب۔ جمع مذکر ج۔ واحد مؤنث د۔ جمع مؤنث

سوال 4: خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔

الف۔ جملہ اسمیہ وہ ہوتا ہے جس کی ابتداء اسم ظاہر یا______ سے ہو۔

ب۔ اسمیہ جملے میں اگر خبر مبتداء سے پہلے آجائے تو مبتدا عموماً______ ہوتا ہے۔

ج۔ ''هٰذَا کِتَابُ الْاُسْتَاذِ'' میں کتاب کو استاد کے ساتھ جو نسبت ہے اسے______ کہتے ہیں۔

د۔ تذکیر و تانیث میں صفت اپنے______ مطابق ہوتی ہے۔

ہ۔ جملہ فعلیہ وہ ہوتا ہے جس کے شروع میں کوئی______ ہو۔

و۔ جملہ اسمیہ میں اگر مفعول پر زور دینا مقصود ہو تو اسے فاعل______ لکھا جاتا ہے۔

NOT FOR SALE

سوال 5: کالم ملائیے۔

۱۔	أَسلَمُ يَضرِبُ الْكَلْبَ	چاند نکلا۔
۲۔	لَاعِبٌ سَرِيعٌ	يَضرِبُ
۳۔	طَلَعَ الْقَمَرُ	اسلم کتے کو مار رہا ہے۔
۴۔	هٰذَا كِتَابُ الأُسْتَاذِ	اِسمِی
۵۔	طَرِيقٌ عَرِيضٌ	تیز رفتار کھلاڑی
۶۔	فعل مضارع	منصوب ہوتا ہے۔
۷۔	منفصل ضمیر ہے	یہ استاد کی کتاب ہے۔
۸۔	فاعل ہمیشہ	مرفوع ہوتا ہے۔
۹۔	ضمیر متصل	نَحنُ
۱۰۔	مفعول ہمیشہ	چوڑا راستہ

مصنفین کے بارے میں

۱۔ نیاز محمد

نیاز محمد ایک سرگرم ماہر تعلیم ہیں۔ آپ کا تعلق سربند پشاور سے ہے۔ آپ نے شیخ زید اسلامک سنٹر سے بی۔ اے آنرز کے ساتھ ساتھ پشاور یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ آپ عرصہ دراز سے ایک سرکاری ادارے میں اسلامیات اور عربی کی درس وتدریس کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔

۲۔ محترمہ پروین اختر

آپ گزشتہ تیرہ سال سے درس وتدریس میں مصروف ہیں۔ آپ نے ایم اے عربی زبان وادب کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کی۔ تحقیق اور تدریس سے گہری دلچسپی ہے۔ آج کل آپ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، مسلم ٹاؤن، راولپنڈی میں تدریس عربی واسلامیات کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

۳۔ مسز ناصرہ حمید

آپ گزشتہ تیرہ سال سے درس وتدریس میں مصروف ہیں۔ آپ نے ایم اے اسلامک ہسٹری کی ڈگری کراچی یونیورسٹی سے حاصل کی۔ تحقیق اور تدریس سے گہری دلچسپی ہے۔ آج کل آپ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، مسلم ٹاؤن، راولپنڈی میں تدریس اسلامیات کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

CS CamScanner

۴۔ محترمہ عنبر نوریز

آپ گزشتہ آٹھ سال سے تعلیم وتدریس، درسی کتب کی تیاری اور تعلیمی پیمائش وجائزہ کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ آپ قومی تعلیمی جائزہ نظام (NEAS) اور شعبہ نصاب، وفاقی وزارتِ تعلیم، اسلام آباد کے ساتھ وابستہ رہی ہیں۔ آپ نے ماسٹرز کی ڈگری بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی سے حاصل کی۔ آپ اس وقت گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول نمبر 1، کھوڑ ضلع اٹک میں فرائضِ منصبی ادا کر رہی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اسے بہت اچھا اور خوب صورت بنایا مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ چھوٹ گئی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں مگر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں"

(صحیح بخاری: باب خاتم النبیین)

مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(سورۃ الحجرات: ۱۰)

کسی نے ہرگز کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہیں کھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔ (حدیث نبوی ﷺ، صحیح بخاری)

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد
کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان
ارضِ پاکستان!
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام
قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت
پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچمِ ستارہ و ہلال
رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال
جانِ استقبال!
سایۂ خدائے ذوالجلال

Leading Books Publisher
Jamrud Road, Peshawar

Code No	Quantity	Printer
PSP/PMNT-49-217-1920(O)	87,630	Paramount Printing Press